بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

(یونس ۶۲)

حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

بحیثیت

آئینہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ناشر: بزم جمیل سمن آباد لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (یونس 62)

حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

بحیثیت

آئینہ سنّتِ مصطفٰے ﷺ

ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

بزمِ جمیل، چمن آباد، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زیر ظل عنایت : پیر طریقت ولی نعمت فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

نام کتاب : حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ

مصنف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

نظر ثانی : ابوالبقاء قمر آفاقی (صدارتی ایوارڈ یافتہ)

پروف ریڈنگ : محمد یٰسین قصوری نقشبندی

بار اول : محرم الحرام 1427 ہجری / فروری 2005

تعداد : 500

صفحات : 224

قیمت : -/160 روپے

پریس : راشد روف پرنٹرز دربار مارکیٹ لاہور

بک بائینڈر : محمد اصغر، مکان نمبر 11 محمدیہ سٹریٹ نمبر 20 ملک پارک لاہور

ملنے کا پتہ : (1) دفتر ماہنامہ نور اسلام، کاشانہ شیر ربانی، 5 اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد دربار داتا گنج بخش لاہور فون: 042-7313356/ 7225144

(2) زیب چیمبر میلاد سنٹر بالمقابل M-46 گلبرگ III لاہور
موبائل نمبر 0300-4162903 / 0300-4355778
فون نمبر 042-5010308

(3) ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور

(4) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

(5) مکتبہ جمال کرم بستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

(6) نوریہ رضویہ پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور

(7) کرمانوالہ بک شاپ دوکان نمبر 2 دربار مارکیٹ داتا دربار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست عنوانات

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری

بحیثیت عکس سنت نبوی ﷺ

دنیا میں بے شمار لوگ پیدا ہوتے ہیں اور نظام قدرت کے تحت اس دنیا میں کچھ عرصہ گزار کر رخصت ہو جاتے ہیں کیونکہ اس بات کا فیصلہ خداوند کریم نے اسی وقت فرما دیا تھا جب حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو زمین پر اتارا تھا۔ فرمایا:

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ (البقرہ 36)۔

خالق کائنات نے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کیلیے اس دنیا میں وقتاً فوقتاً انبیاء اور مرسلین مبعوث فرمائے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی نبوت و شریعت کا پرچار کرتے رہے۔ ہر نبی، پیغمبر یا رسول کو کسی خاص علاقے، قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیا گیا۔ ایک وقت میں ایک علاقہ میں ایک سے زیادہ انبیاء علیہم السلام بھی تشریف لائے اور رشد و ہدایت کا کام کرتے رہے۔ چند دن سے لیکر کئی سال تک تبلیغ کی لیکن ہر نبی کی قوم کے صرف چند افراد نے اس کی نبوت کی تصدیق کرتے ہوئے اطاعت اختیار کی۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر نبیوں کے نبی، امام الانبیاء کی باری آئی۔ وہ نبی جس کی اطاعت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں انبیاء علیہم السلام سے بھی لیا۔ حضور نبی کریم شفیع معظم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے عرصہ تقریباً

23 سال بنی نوع انسان کو دعوت حق دی اور تاریخ اس پر شاہد عادل ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تعداد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی بلکہ یہ تعداد بھی صرف ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تھی جو اس خطبہ کے دوران حاضر تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کسی خاص علاقہ، قبیلہ یا قوم کیلئے نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ تمام کائنات ارضی و سماوی کیلیے نبی ہیں۔ جن و بشر، ملائکہ، حور و غلمان، نباتات، جمادات، حیوانات غرض کائنات کا ذرہ ذرہ آپ ﷺ کی نبوت کا تابع ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول اس دنیا میں نہیں آ سکتا۔ آپ ﷺ کی نبوت تا قیامت ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو بنی نوع انسان کی راہنمائی کون کرے گا؟ اس سوال کا جواب خود نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے دیا، فرمایا:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ (الحدیث)

یعنی علما انبیاء کے وارث ہیں، کیونکہ نبی کی میراث مال و متاع، کھیتیاں، باغات یا حکومت نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث صرف علم ہے اور اس کے وارث صرف اور صرف علماء ہیں۔ یہی علماء قیامت تک سلسلہ تبلیغ جاری و ساری رکھیں گے اور بنی نوع انسان کی اصلاح و فلاح کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔

علماء کے طبقہ میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو سال ہا سال جامعات و مدارس میں پڑھتے ہیں، صرف و نحو کا رٹا لگاتے ہیں، علوم منطق و فلسفہ حاصل

کرتے ہیں، کتب احادیث و تفاسیر کی ورق گردانی کرتے ہیں اور فقہ و فتاویٰ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ غرضیکہ علوم نقلیہ و عقلیہ سے فراغت پاتے ہیں تو تب جا کر کہیں عالم دین بنتے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو براہ راست کسی سے علم حاصل نہیں کرتے لیکن تمام تر علوم نقلیہ و عقلیہ ان کے سینہ میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ علم لدنی کے مالک ان لوگوں کو تمام علوم ظاہری و پوشیدہ اللہ تعالیٰ براہ راست عطا فرما کر **اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن** کی تفسیر بنا دیتا ہے۔

حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے ظاہراً کسی استاد یا اتالیق، جامعہ یا مدرسہ سے تعلیم حاصل نہ کی بلکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم سے بہرہ ور فرما کر مبعوث فرمایا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے خود فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا (الحدیث) یعنی "بے شک میں معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں"۔ تھوڑی دیر کیلئے غور فرمائیں کہ ایک شخص جو خود تعلیم یافتہ نہ ہو وہ دوسروں کو کس طرح تعلیم دے گا یا ان کی راہنمائی کرے گا؟ یقیناً ایسا ممکن نہیں ہے لیکن حضور ﷺ نے ظاہری طور پر علوم حاصل نہ کیے تو یہ آپ کی خصوصیت ہے نقص نہیں کیونکہ اگر آپ ﷺ کا کوئی استاد ہوتا تو وہ رتبہ میں آپ ﷺ سے بڑھ جاتا کیونکہ مقام استاد یقیناً شاگرد سے زیادہ ہے اور یہ بات مسلّم ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے تمام علوم سے روشناس کرا دیا۔

امت محمدیہ ﷺ میں بہت سے لوگ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے ظاہراً علوم حاصل نہ کیے لیکن خود وہ زمانے کے استاد ثابت ہوئے۔ انہیں میں سے ایک ہستی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ شرقپور شریف میں

پیدا ہونے والے حضرت میاں رحمۃ اللہ علیہ نے بظاہر تو علم حاصل نہ کیا لیکن آپ سے صاحبزادہ سید مظہر قیوم شاہ (رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری (رحمۃ اللہ علیہ)، صاحبزادہ حضرت محمد عمر بیربلوی (رحمۃ اللہ علیہ)، حاجی حافظ عبد الرحمن قصوری (رحمۃ اللہ علیہ)، صوفی میاں رحمت علی (رحمۃ اللہ علیہ)، پیر سید نور حسن شاہ کیلانی (رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت مولانا محمد عمر اچھروی (رحمۃ اللہ علیہ)، حضرت مولانا محمد بخش مسلم بی۔ اے (رحمۃ اللہ علیہ) اور پروفیسر مولانا محمد اصغر روحی (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے اکابرین نے وہ علوم سیکھے جو وہ کہیں سے بھی حاصل نہ کر سکے تھے۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی سنت نبوی ﷺ کے مطابق گزاری اور اپنے عہد مبارک میں سنت نبوی ﷺ پر اس قدر سختی سے عمل کیا کہ اپنے تو اپنے "دوسرے" بھی کہہ اٹھے:

"اگر موجودہ دور میں کسی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کا نمونہ دیکھنا ہو تو شرقپور شریف میں میاں شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھ لو"۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائی بخشندہ

جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ خود سنت کے معاملہ میں بہت زیادہ اہتمام فرماتے اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء و مریدین بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عکس تھے۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس کے موقع پر پورے پنڈال میں کوئی بھی آدمی ایسا موجود نہ تھا کہ جو شکل و صورت اور وضع قطع کے لحاظ سے خلاف شریعت ہو۔ یہی "صبغۃ اللہ" ہے اور اسی رنگ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو رنگ دیا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دل برف کی مانند سرد ہو چکا ہے۔ حرص و ہوس اور خواہشات وجذبات نام کی کوئی چیز نہیں۔ اگر دل میں کوئی چیز ہے تو وہ جذب و شوق ہے جو مرشد کے سینے سے منعکس ہو کر اس کی طرف آ رہا ہے۔ غرض یہ کہ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل تصویر بن کر طالبان راہ حق کو چشمہ فیض سے سیراب فرمانے لگے اور خدمت اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد لوگ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے برادر بزرگ کا فرمان پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اور سنت رسالت مآب ﷺ کا جو نونہال شگفتہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے سرزمین شرقپور شریف میں لگایا تھا، حضرت ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی آبیاری کی اور اس کی مہک ہر طرف پھیل گئی۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از وصال بھی خواب میں لوگوں کو حضرت ثانی صاحب سے تلقین وارشاد کا درس لینے کی تاکید فرمائی اور اپنے مریدوں کو اکتساب فیض کیلئے حضرت ثانی صاحب کی خدمت اقدس میں جانے کا حکم فرمایا۔

محمد امین شرقپوری سے روایت ہے کہ میاں چراغ دین سکنہ للیانی شرقپور شریف آتے اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کر کے لوٹ جاتے۔ ایک مرتبہ حضرت ثانی رحمۃ اللہ علیہ للیانی گئے تو میاں چراغ دین نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ آج میرے بھائی

للیانی میں آئے ہوئے ہیں تم ان سے ملو کیونکہ تم شرقپور شریف جاتے ہو اور ان سے مل کر نہیں آتے۔

اسی طرح ایک اور صاحب (مولوی عبدالرحمٰن) کو خواب میں حکم دیا کہ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری کے پاس جاؤ اور ان سے معافی مانگو اور ان کے مشورے پر عمل کرو۔

حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ سے جو محبت تھی اور وہ جن بلند مقامات پر ان کو دیکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے ان کو انہی بلند مقامات پر پہنچا دیا اور حضرت ثانی صاحب نے بھی اپنے آپ کو ان کا صحیح جانشین ثابت کیا اور شرع و سنت کی ترویج و اشاعت میں استقامت اور روحانی ایقان عظیم کی وجہ سے حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کہلائے۔

اولیاء کرام کا دل آئینہ کی مانند ہوتا ہے جس میں وہ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کو باآسانی دیکھ لیتے ہیں۔ جب کوئی شخص ان کے سامنے آتا ہے تو فوراً اس کے دل کا حال جان لیتے ہیں۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں بھی یہ صفت تھی وہ ہر آنے والے کو بھانپ لیتے تھے کہ یہ کس غرض سے ان کے پاس آیا ہے۔

حضرت میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ دراز قد، شرع کے پابند، خوش لہجہ اور خوش کلام شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ہر ایک کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے۔ ان میں کمال درجہ کی سادگی تھی۔ وہ نہایت حلیم الطبع اور ملنسار تھے۔

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو محبوب خدا ﷺ کی ذات میں فنا کر رکھا تھا۔ وہ حضور ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور ہر وقت حضور ﷺ